

اخبار نور افشاں لودیانہ



نمبر ۳ — مطبوعہ ۱۷ جنوری سنہ ۱۸۹۶ء بروز جمعہ — جلد ۲۴

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے .. .. عہ

قیمت بیرونجات سے معہ محصولڈاک .. .. .. عا

قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام فی کاپی عا
ایک شخص کے نام سے سات کاپیوں کے دام وصول ہونے پر
ایک کاپی مفت دیجاویگی .:. ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجاویگی +

ایڈیٹوریل

دلی آرام

دل کا آرام جسم کے آرام سے کہیں بہتر ہے +
کتنی ہی دل شکستہ و ماندہ جانیں ہیں جو اس گناہ آلودہ

ناپایدار دنیا میں اپنی جسمانی خوشیوں کی تلاش میں اپنی قیمتی روح کے آرام سے بالکل ناواقف ہو رہی ہیں بلکہ جانتے ہی نہیں کہ روحانی آرام کیا ہے۔ ظاہری دنیا کی عشرتوں ہی کو دلی آرام تصور کر لیا ہے۔ یہہ بھول ہے اس میں اس طرح کی اُمید کی مطلق بو بھی پائی نہیں جاتی۔ ایک مالدار کا قصہ ہے کہ وہ مدتوں سے اسی فکر میں تھا کہ میں کوئی ایسا پیشہ یا تجارت کروں کہ جس کے منافع سے اپنے جسمانی آرام کے کل سرانجاموں کو ایکدم مہیا کر لوں اور پھر گھر بیٹھ کر بے فکری سے اپنی زندگی بسر کروں۔ اسی فکر میں تھا کہ اُس کو جواہرات کی تجارت کا شوق ہوا پس اُس نے اپنے شہر اور دوسرے شہر کے جوہریوں سے جواہر خریدنا شروع کیا اور جب کافی مال اپنی سوداگری کے لایق بہم پہنچا چکا تو ایک دور کے ملک کا سفر کیا اور وہاں پہنچکر دونے تگنے منافع پر مال بیچکر اپنے شہر کو جلد لوٹ آیا اور رات کے وقت اپنے خاندان کے ساتھ بیٹھکر اپنی خوشحال و بے فکر زندگی بسر کرنیکی باتیں کرنے لگا خاندان کے لوگ اُس کی تقریر چپ چاپ سُن رہے تھے سُنتے سُنتے اُس کی بی بی نے کہا کہ آپکی ساری باتیں بہت درست ہیں آپ کی خوشحالی لایق تعریف ہے پس اب مجھے یہہ تو فرمائے کہ آپ صرف اپنی ہی جسمانی فکروں سے رہا ہونا چاہتے ہیں یا ہم سب سُننے والوں کو بھی اپنے مانند بے فکر بنانا چاہتے ہیں۔ شوہر نے جواب دیا کہ ہاں سب کو تمہاری فکریں میری فکریں ہیں۔ جب کلّ خاندان کو آرام حاصل ہوگا تب مجھکو بھی۔ بی بی بولی آپنے درست کہا بھلا یہہ تو فرمائے کہ اب دو لڑکیاں جوان ہو گئیں اور شادی کے قابل ہیں ان کی شادی کا کچھ آپ کو فکر ہے کہ نہیں۔ شوہر بولا ہائے ہائے مال کی فراوانی سے جان کو آرام نہیں دنیا میں ہر جگہہ فکر ہی کا بازار ہے مثل اس کے اس دنیا میں بہتیرے بے آرام ہیں جو اپنی فکروں کے بوجھ سے دبے ہوئے سرد آہیں بھر رہے ہیں پر کوئی اُن کی جانوں پر ترس نہیں کھاتا صدہا ہر روز ہلاک ہوتے جاتے پر کوئی پرواہ نہیں کرتا +

جاگو اُٹھو اور دل لگاکر سُنو ہنتہاے زمین تک یہہ خوشخبری سُنائی جاتی ہے۔ کہ اے تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہوئے ہو سب میرے پاس آؤ میں تمکو آرام دوں گا میرا جوا اپنے اوپر لے لو اور سیکھو کہ میں حلیم اور دل سے خاکسار

ہے تو تم اپنے جیوں میں آرام پاؤ گے متی ۱۱-۲۸ و ۲۹۔ اے عزیز دوستو کیا تم اپنی بے آرامی سے کچھ بھی واقف ہو کیوں تم گناہ کے بوجھ سے دبکر ہلاک ہوئے جاتے ہو تم ایسوں کو خداوند یسوع پیار سے بلاتا ہے تم اُس کے پاس آنے کا جلد قصد کرو۔ بلکہ ابھی آجاؤ اور اپنے سارے دل سے اُس کی پیروی کرو اسیوقت اُس کی نئی و جلالی زندگی تم پر آشکار ہوگی اور تمہارے مایوس و پژمردے دل میں ایک نئی اُمید حرکت کریگی اور خدا کی آزاد روح تمہیں سارے غموں و فکروں سے آزاد کر کے کامل تسلی و آرام بخشیگی۔ جہنم و بہشت صرف خالی الفاظ ہی نہیں ہیں۔ ایک ہولناک اور دوسرا راحت بخش مقام ہے تمام آدم زاد اِن دو لفظوں کی پوری پوری تفسیر اپنے دلوں میں رکھتے ہیں نتیجہ سے بھی خوب واقف ہیں اور خواہشیں بھی یکساں ہیں۔ مسیح کی مصلوبی کو یاد کرو جبکہ اُسکی صلیب کے دہنے بائیں دو چور بھی اپنی اپنی صلیبوں پر الگ الگ لٹکائے گئے تھے ایک اُن میں سے یہودیوں اور رومیوں کا ہم شریک ہو کر مسیح کی مصلوبی پر ہنستا تھا پر دوسرے نے خداوند یسوع کو نجات کا خداوند جان کر اُس سے درخواست کی کہ اے خداوند جب تو اپنی بادشاہت میں آوے تو مجھے یاد فرمانا پس خداوند نے اُسے بڑا تسلی بخش جواب دیا کہ آج تو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا۔ پھر اُس کی مصلوبی کے وقت کی آخری دعا پر غور کرو جبکہ اُس نے اپنے آسمانی باپ سے اپنے دشمنوں کے لئے درخواست کی کہ اے باپ تو انہیں معاف کر کیونکہ یہہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں۔ پس آج کے دن جب تم اُس کی آواز سنو تو اپنے دلوں کو سخت نکرو۔ یہہ تو سچ ہے کہ ناپاک و نجس انسان اپنی گناہ آلودہ حالت کی وجہ سے کس طرح خدائے پاک کے حضور بے دھڑک جاسکے پر تم اپنے کو نہ دیکھو بلکہ خدا کے بیٹے یسوع مسیح کی بلاہٹ کو یاد کر کے بیدھڑک اُس کے پاس چلے آؤ کیونکہ وہ نہ صرف ایکبار بلکہ ہزارہا بار گنہگاروں کو یوں ہی پکارتا ہے کہ اے تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہوئے ہو سب میرے پاس آؤ میں تمہیں آرام دوں گا ✤

———✕———

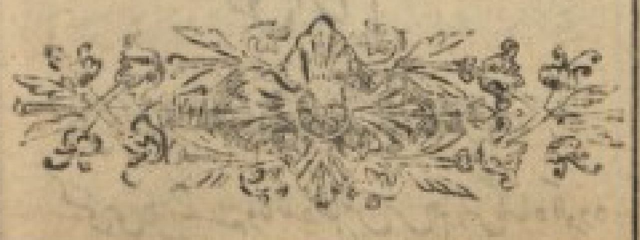
اِنسانیت

اخبار سنگھ سبھا پنجاب گزٹ مورخہ ۵ جنوری ۱۸۹۶ع میں ہمارا لوکل معصر عیسائیت کو بنظر حقارت دیکھ کر یوں تحریر کرتا ہے کہ امریکہ و یورپ والے جو ہر سال قریب ایک کروڑ کے روپیہ خرچ کر کے ہندوستان میں عیسائیت پھیلاتے ہیں۔ اب اپنا روپیہ پانی میں پڑتے دیکھنے لگے ہیں کوئی ایک آدہ مہتر چمار عیسائی ہوتا ہے وغیرہ۔ ہم اپنے معصر کو یاد دلاتے ہیں کہ شاید آپ کو مردم شماری دس سالہ کے نقشہ کے دیکھنے کا موقع نہ ملا ورنہ ایسے تعصب کو اپنے دل میں جگہہ ندے۔ اب بھی موقع ہے کہ اُس کو کسی دفتر سے منگا کر بچشم غور پڑھئے تب آنکھیں کھل جائینگی اور دلی کدورت دور ہو جائیگی کہ کس قدر امریکہ و یورپ کے مسیحیوں کی جانفشانی و زر خرچی کی وجہ سے عیسائیت و انسانیت ہندوستان میں پھیل گئی ہے اور روز بروز روبترقی ہے ہزارہا شریف و عالی خاندان و غریب ولاچار مسیح کو اپنا نجات دہندہ مان چکے ہیں اور اپنے دل سے اُس کی پوری فرمانبرداری کر رہے ہیں ✤

معلوم ہوتا ہے کہ معصر ہندوستان کے شرفا و عالی خاندان مسیحیوں کی صحبت سے بالکل ہی محروم رہا ہے اُس کو کسی غریب و نیچ ذات والے مسیحی سے صحبت رکھنے و بات چیت کرنے کا موقع ملا ہے۔ اگر یہہ سچ ہے تو معصر کو چاہئے کہ ہندوستان کی سیر کر کے شریف و عالی خاندان مسیحیوں کی صحبت حاصل کرے۔ اور داؤد نبی کے دوسرے زبور کو اپنی تعصب کی عینک ہٹا کر بچشم غور مطالعہ کرے۔ نبی صاف صاف فرماتا ہے کہ "قومیں کس لئے جوش میں ہیں اور لوگ باطل خیال کرتے ہیں زمین کے بادشاہ سامنا کرتے ہیں۔ اور سردار آپس میں خداوند اور اُس کے مسیح کے خلاف منصوبہ باندھتے ہیں"۔ یہہ تو شروع ہی سے دیکھا گیا ہے کہ مسیحیوں کی ترقی غیر قوموں کے دلوں میں جلن پیدا کرتی ہے۔ غریب مسیحیوں کو نیچ قوم سمجھکر بچشم حقارت دیکھتے ہیں۔ پر یاد رکھو کہ یہہ غریب نیچ لوگ کوئی الگ ذات نہیں بلکہ سب ایکہی آدم کی اولاد و انسان ہیں یہہ سب ایکہی درخت کے شاخ و پتے ہیں پر گمراہی کی وجہہ سے کم فہم متعصب لوگ ان بیچاروں کو درخت سے الگ و دوسری ذات تصور کرتے ہیں پس اسی بیرحمی کی وجہہ سے ان شکستہ دلوں کے دلوں میں انجیل کی بشارت پر تاثیر ہوئی ہے اور خداوند مسیح کی پر محبت آواز سنکر یہہ نیچ لوگ درخت سے جدا ہو کر مرجھائے ہوئے پتوں و شاخوں کی مانند مسیح مصلوب کے قدموں پر گرتے جاتے ہیں اور وہ اُن کو اپنی بے انتہا محبت سے آپ میں پیوند کرتا ہے اور اب ہندوستان کی ہر اطراف سے یہہ صدا آرہی ہے کہ درخت کی شاخیں و پتے مسیح کے قدموں پر گرتے جاتے ہیں قریب ہے کہ درخت بھی ٹنڈا ہو کر گر جائے ✤

تب وہ نبوت پوری ہو جائیگی کہ آؤ ہم اُن کے بند کھول ڈالیں اور اُن کی رسیاں توڑ پھینکیں وہ جو آسمان پر تخت نشین ہے ہنسیگا اور خداوند اُنہیں ٹھٹھوں میں اُڑائیگا معصر کے آخری فقرے کے جواب میں صرف اتنا ہی کہنا کافی ہوگا کہ ملک امریکہ اور یورپ کے لوگوں کی رفتار و گفتار یہاں تک آپ لوگوں کے دل و دماغ میں اثر کر گئی ہے کہ فی الحال ہزارہا ہنود ایسے پوشاک و ڈھنگ میں دکھلائی دیتے ہیں کہ بلاشک یہہ کہنا ہی پڑتا ہے کہ یہہ کالے انگریز ہیں ✤

———✕———



بقیہ

نمبر ۳

(۲) رُوح القدس کی طاقت ہماری ایمان کی وسیلے سے کام کرتی ہے۔ خدا وہ سب کچھ جو کرنے کے لئے ہم اُس پر بھروسہ کر سکتے ہیں کریگا لیکن وہ ہمارے ایمان کے بغیر کچھ کرنے کا ذمہ نہیں لیتا جبکہ ایمان مضبوط ہوتا ہے اور عمل میں لایا جاتا ہے تو اُس کے وسیلے سے جو کچھ ہو سکتا ہے اُس کی حد نہیں لگائی جا سکتی کیونکہ یہہ لامحدود قدرت کے چشموں کو کھٹکھٹاتا ہے اور دروازوں کو کھولدیتا ہے تاکہ خدا کی تمام طاقت روح میں بہنے لگ جاوے۔ ہمارا ایمان ہمارے قبول کرنے کا وسیلہ ہے یاں ایک آبنائے ہے کہ جس کے وسیلے سے الہٰی بھرپوری کے سمندر کا مدوجذر ہم میں آتا ہے لیکن اگر ہمارا ایمان کمزور اور ڈگمگاتا ہو تو ہم بڑی رہائی کی اُمید نہیں رکھ سکتے۔ خواہ زمین پر تین دفعہ بھی مارو تو بھی سوریا تمہارے ساتھ لڑائی ہی کریگا (۲ سلاطین ۱۳/۱۹) اگر ہم اس بات کی اُمید نہ رکھیں کہ خدا ہمیں محفوظ رکھنے کے قابل ہے تو ہم تعجب نہ کریں اگر ہم محفوظ نہ رہیں تمہارے ایمان بے طاقت ور بیجانال پر تمہارا محفوظ رہنا منحصر ہے۔

کیا ہم خدا کے حفاظت کرنیوالے کو محسوس کریں گے۔ اپنا آپ قطعی طور سے اُسکے حوالہ کردیں آپ پر بھروسہ کرنا بالکل چھوڑدیں اور بدی سے ہر طرح کا تعلق قطع کریں۔ کامل طور سے مسیح کی صلیب کو اپنا ہمیشہ کا حصہ جانیں پھر مسیح پر اپنی حفاظت کے لئے بھروسہ کریں جب کبھی آزمایش آوے۔ اُوپر کو دیکھیں اور کہیں "مسیح میں تیری حفاظت کرنیوالی طاقت پر بھروسہ رکھتا ہوں" روح القدس سے دعا مانگیں کہ وہ ہمکو یہاں تک اس حالت میں ہمیشہ تک رکھے کہ ہماری روح کی عادت ہو جاوے کہ جب کبھی آزمایش آوے ہم مسیح کی طرف دیکھیں۔ بھروسہ کریں کہ وہ ہمکو بھروسہ کرنے کے لئے محفوظ رکھے خدا کے وعدوں پر گہرا دہیان کرکے اپنے ایمان کو بڑھاتے رہیں۔ اپنی کمزوریوں اور اپنے دوستوں کی طرف نہ دیکھیں بلکہ خدا کی نجات کے عالیشان برج کی طرف جو اُس نے مقرر کیا ہے "خداوند تیرا محافظ ہے" اُس کے فضل سے بھرے ہوئے کلمات کو سُنیں اور اپنے دل میں چھپا رکھیں "میں خداوند اُس کی حفاظت کرتا ہوں میں اُسے ہر دم سینچتا ہوں۔ تا نہ ہو کہ اُسے صدمہ پہنچے میں رات اور دن اُس کی خبرداری کرتا ہوں" (یسعیاہ ۲۷/۳) فی الحقیقت یہہ بڑے کفر کی بات ہوگی اگر ہم یہہ خیال کریں کہ قادرِ مطلق اُس روح کو جو اُس پر بھروسہ کرتی ہے محفوظ رکھنے کے قابل نہیں ہے۔ صرف انسان ہی اپنی بغل سے آوارہ فاختہ کو نکالکر باز کے حوالہ کردیتا ہے ÷

اس طرح سے ہم اپنی کامل نجات کی انتظاری کریں گے جو خداوند کے آنے پر ہماری ہوگی۔ پہلے سے ہی یہہ پوری ہو چکی ہے اور طیار کی گئی ہے مگر ظاہر ہونے کو ہے اور جبکہ ہم کامل رہائی کی روشنی اور بڑی خوشی میں اُس راستے کی طرف پھر کر دیکھتے ہیں کہ جس سے ہم آئے ہیں تو ہم اُس کے عجیب فضل کے شکر گذار ہوتے ہیں اُس کی حفاظت کے لئے جو ہم نے اُس دن کے لئے اُس کے سپرد کیا تھا ÷

تمام

نتھانی ایل پریم داس از لودیانہ

ترجمہ ٹرائیڈ بائی فائر

مصنفہ

پادری ایف۔ بی۔ مائر۔ بی۔ اے۔

نمبر ۴

غمگینوں کیلئے "جس وقت میں تم بہت خوش ہو اگرچہ بالفعل چند روز بہ ضرورت طرح طرح کی آزمایشوں سے غم میں پڑے ہو تاکہ تمہارے ایمان کی آزمایش جو فانی سونے سے جو کہ آگ میں تایا بھی جائے کتنا ہی بیش قیمت ہے یسوع مسیح کے ظاہر ہونے کے دن تعریف اور عزت اور جلال کے لایق پائی جاوے" (۱ پطرس ۱/۷)

غمگینی "وہ غمگین اور نہایت دلگیر ہونے لگا" وہ اُس باغ کے اندھیرے میں سے گذر کر جی اُٹھنے کی صبح کے جلال تک اوپر کو جا سکتا تھا۔ انسان کی دلی تکلیفات کا ذکر اُس سے زیادہ واضح الفاظ میں کرنا ناممکن ہے کہ "وہ غم میں ہے" جس طرح سے کہ ناریل نامی درخت کے پتے بارش کے بوجھ سے زمین تک جھک جاتے ہیں اسی طرح روحیں طرح طرح کی آزمایشوں سے غمگین ہو جاتی ہیں۔

آزمایش یہاں امتحان کرنے کے برابر ہے مگر اور دنوں میں وہی لفظ عام طور سے اُن آزمایشوں کے لئے بغیر امتیاز کے استعمال کیا جاتا تھا جو مقدسوں پر خدا اور شیطان کی طرف سے آتی ہیں ایک قسم کی آزمایشیں اس لئے آتی ہیں کہ ہم اپنے تئیں جان لیویں جیسا کہ وہ ہمکو جانتا ہے اور کہ نیکی کا پہلا چھوٹا سا بیج جو اُس نے ہمارے اندر ڈالا ہے استقلال سے نشوونما ہو کر مضبوط اور خوبصورت درخت بن جاوے اور دوسری اس لئے کہ بدی جو ہمارے اندر ہے ظاہر ہو جاوے اور اُس سے ایسے عمل سرزد ہوں کہ ہماری اُمیدیں مرجھا جاویں اور آئندہ بدی میں خوشی حاصل کرنے کا بیج بویا جاوے خدا کی طرف سے آزمائے جانے کا مطلب ہماری بھلائی ہے کہ ہم زیادہ اچھے میٹھے اور پختہ ہو جاویں شیطان کا مطلب بغض ہے تاکہ ہم جلدی سے گناہ کے گڑھے میں گر جاویں اس طرح سے خدا کی بابت کلام میں لکھا ہے کہ خدا آدمیوں کو پرکھتا ہے اور تاہم اُن کو آزمایش میں نہیں ڈالتا (پیدایش ۲۲/۱ و یعقوب ۱/۱۳) وہ اُن کو پرکھتا اور امتحان کرتا ہے مگر کبھی بدی کی طرف نہیں بہکاتا ÷

باقی آیندہ

مراسلات

تائید لفظ تثلیث

(سلسلہ کیلئے دیکھو نور افشاں نمبر ۴۵ مورخہ نومبر ۹۵ء)

جماعت کی نماز کی کتاب کا حال کا ترجمہ دیکھتے دیکھتے کل اور آج مینے ٹرینیٹی سنڈے (تثلیث کے اتوار) کی دعا کو انگریزی کتاب میں دیکھا اور اُس کے پُرانے اُردو کے تین ترجمے اور حال کا اور ہندی کا ترجمہ بھی دیکھا اور سب کا مقابلہ کیا تو نظر آیا (Worship the unity) کا ترجمہ پرانے تین ترجموں میں توحید کی پرستش لکھا ہے اور حال کے نئے ترجمہ میں وحدت کی پرستش لکھا ہے لیکن پرستش تو نہ توحید کی ہوتی ہے نہ وحدت کی جبکہ اُن کے معنی مصدری لے جائیں۔ لیکن جب توحید یا وحدت کی مراد واحد کے ہوں تو ٹھیک ہے۔ چنانچہ ہندی ترجمہ میں ایک کی آرادھنا لکھا ہے۔ پس اگر توحید کے لفظ یا وحدت کے مرادی معنی خدائے واحد کے ہیں تو تثلیث کے لفظ کے مرادی معنی اقنوم ثلثہ کیوں نہیں ہوتے؟ یا دوسری عبارت میں یوں کہو کہ اگر unity یونیٹی کا ترجمہ توحید یا وحدت صحیح ہے تو Trinity ٹرینیٹی کا ترجمہ تثلیث بھی ضرور صحیح ہے +

الراقم

بندہ صفدر علی

از بھنڈارہ

تنقید القرآن

یہہ رسالہ کل کی ڈاک میں مجھے ملا۔ سرسری طور پر بلکہ بہت سا دیکھ کر آج مینے ختم کیا۔ مفصل اپنی رائے تو پھر لکھونگا لیکن مختصر ابھی عرض کرتا ہوں کہ میرے پیارے دوست اور بھائی اور خداوند میں برگزیدہ پادری اور دینی ڈاکٹر مولوی عماد الدین صاحب لاہز ڈی ڈی نے بڑی مہربانی کی ہے جو اردو کے بامحاورہ ترجمۃ القرآن کے بعد یہہ عمدہ رسالہ شایع کیا ہے جس کو اگر آئینہ قرآن کہا جائے تو ٹھیک ہے۔ چند سال ہوئے کہ جناب فاضل پادری ویری صاحب نے اُس کے مضامین کی ایک فہرست رومن میں شایع فرمائی تھی۔ لیکن اِس رسالہ سے فارسی حروف اور اُردو زبان میں نہ صرف اُس کے مطالب سے آگاہی ہوتی ہے بلکہ اُن مطالب کی نسبت آپنے مسیحی خیالات بھی ظاہر کئے ہیں۔ جن میں سے چند نئی باتیں بھی ہیں جنہیں غور کرنا چاہئے +

۲۔ میری سمجھ میں جتنے مسیحی منادی اور وعظ اہل اسلام میں کرتے ہیں۔ اُن کے لئے ایک عمدہ ذخیرہ مطالب اور مضامین مذکورہ بالا کا ہاتھ آیا ہے۔ اور چونکہ یہہ رسالہ چھوٹی سی تقطیع پر چھاپا گیا ہے اِس لئے وہ ایک پاکٹ بک ہے جسے بڑی چھوٹی جیب میں آسانی سے ہر وقت رکھ سکتے ہیں۔

۳۔ طالبانِ حق کو بھی مژدہ ہے کہ ترجمۃ القرآن کو اِس رسالہ کی رہنمائی سے بغور پڑھیں اور اُس کے مطالب کی بابت تحقیقات کریں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اُمید ہے کہ وہ بہت کچھ فائدے حاصل کریں گے +

۴۔ اِن دونوں قسم کے لوگوں اور دوسرے شائقین سے گذارش ہے کہ اِس مفید رسالہ کو ضرور خریدیں اور فائدہ حاصل کریں۔ مجھے اُمید ہے کہ یہہ گوہر بے بہا بہت جلد ہاتھوں ہاتھ بک جائے گا۔ اور مُصنف صاحب کو جلد کتنے ہی ہزار کاپی چھاپنی پڑیگی +

۵۔ اِس رسالہ کے چھوٹی تقطیع کے ۱۸۰ صفحے ہیں۔ قیمت معہ محصولڈاک ۴/ ہے۔ جو صاحب چاہیں دام بھیجکر ڈاکٹر فخر الدین لاہز صاحب مشن ہسپتال امرتسر سے منگالیں +

الراقم

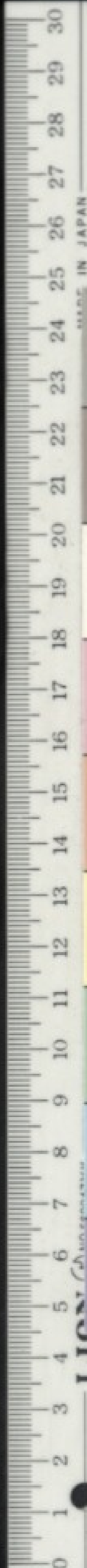
بندہ صفدر علی

از بھنڈارہ

گنہگار کی نجات

ڈیئر مسٹر اڈیٹر۔ مہربانی فرماکر یہہ چند سطور اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرمانا +

شریعت جو خدا کی طرف سے ملی۔ وہ اس لئے دی گئی تاکہ تمام بنی آدم اُس کے مطابق عمل کریں۔ اور اُسی کے موافق اپنی زندگی بسر کریں۔ اب انسان کی بھلائی اسی ایک بات میں تھی۔ کہ وہ شریعت کی فرمانبرداری کرے ورنہ موت کا حقدار ٹھہرے۔ کیونکہ شریعت فرماتی ہے "کہ یہہ کر تو تو زندہ رہیگا" جیسا اور جگہہ بھی کلام الٰہی میں لکھا ہے۔ "کہ جو کوئی اُن سب باتوں کے کرنے پر جو شریعت کی کتاب میں لکھی ہیں قایم نہیں رہتا وہ لعنتی ہے" لیکن شریعت کے دعوے کو برگشتگی کے وقت سے کوئی محض انسان پورا نہیں کرسکتا مگر اس کا پورا کرنا بھی ضرور ہے۔ ورنہ کہیں بچاؤ نہیں۔ سوا جس انسان سے سوال کیا جاوے خواہ وہ کسی قوم و مذہب کا ہو کہ تم شریعت کی کامل فرمانبرداری کرسکتے ہو۔ تو لوگ توبہ توبہ کرتے اور کانوں پر ہاتھ دھرتے اور کہتے ہیں۔ کہ ہم تو بڑے گنہگار ہیں اور شریعت کی بے شمار عدولیاں کی ہیں حالانکہ بغیر مسیحی لوگوں کے اور قوموں کا ایمان ہے۔ کہ ہماری نجات



ہمارے اعمال ہی پر ہے۔ اور وے صرف شریعت ہی پر تکیہ رکھتے ہیں۔ نہ صرف لوگوں کی زبان ہی سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ کل آدمزاد گنہگار ہیں بلکہ کلام الٰہی اس بات کا شاہد ہے۔ اور زور کے ساتھ اس بات کا اظہار کرتا ہے۔ گویا کہ وہ انسان کی حالت صاف اور شفاف طور سے بیان کرتا ہے۔ جس طرح کہ انسان کی شکل آئینہ سے نمایاں ہوتی ہے چنانچہ خط رومیوں ۳: ۱۰-۱۹ تک مرقوم ہے۔ "جیسا کہ لکھا ہے کہ کوئی راستباز نہیں ایک بھی نہیں کوئی سمجھنیوالا نہیں کوئی خدا کا طالب نہیں۔ سب گمراہ ہیں سب کے سب نکمے ہیں کوئی نیکوکار نہیں ایک بھی نہیں۔ اُن کا گلا کھلی ہوئی گور ہے اُنہوں نے اپنی زبان سے فریب دیا ہے۔ اُن کے ہونٹھوں میں سانپوں کا زہر ہے اُن کے منہہ میں لعنت اور کڑواہٹ بھری ہے۔ اُن کے قدم خون کرنے میں تیز ہیں اُن کی راہوں میں تباہی اور پریشانی ہے اور اُنہوں نے سلامتی کی راہ نہیں پہچانی اُنکی آنکھوں کے سامنے خدا کا خوف نہیں" ۱ سلاطین ۸: ۴۶ "کیونکہ کوئی ایسا آدمی نہیں جو خطا کار نہ ہو" ایوب ۱۵: ۱۴-۱۶- "انسان کون ہے کہ پاک ہوسکے اور وہ جو عورت سے پیدا ہوا کیا ہے کہ صادق ٹھہرے۔ دیکھ کہ وہ اپنے قدسیوں کا اعتبار نہ کرتا اُس کی آنکھوں میں آسمان بھی پاک نہیں تو گھنونے اور ناپاک آدمی کا کیا ذکر جو بدی کو پانی کی مانند پیتا ہے"۔

حاصل کلام عہد عتیق کی کل رسومات اور عہد جدید کی کل تعلیمات سے ما نگیا کہ کل انسان گنہگار ہیں۔ امید قوی ہے کہ جب خدا عدالت کے تخت پر بیٹھیگا۔ شریعت گنہگاروں کے گلے میں زنجیر ڈالکر تخت گاہ کے سامنے لیجائیگی۔ کہ اے خداوند تعالےٰ اُن احکام کو جو تو نے ارشاد فرمائے بنی آدم نے اُن پر عمل نہیں کیا۔ اُس وقت شریعت پر تکیہ رکھنے والے مجرم ہو کر ہمیشہ کے جہنم کے وارث ہوں گے۔ اس واسطے خداوند کریم نے تمام بنی آدم کا یہہ حال دیکھکر کہ سب کے سب گنہگار ہیں اور کوئی نیک نہیں۔ زبور ۱۴: ۲-۳ "خداوند آسمان پر سے بنی آدم پر نگاہ کرتا تا دیکھے کہ اُن میں کوئی دانشمند خدا کا طالب ہے یا نہیں وے سب گمراہ ہوئے وے ایک ساتھ بگڑ گئے کوئی نیکوکار نہیں ایک بھی نہیں"۔ اور بسبب گناہ کے ابدی موت کے سزاوار ہو گئے ہیں۔ جیسا لکھا ہے کہ گناہ کی مزدوری موت ہے۔ تو اُس نے عین وقت پر جو کسی گنہگار کی ہلاکت سے خوش نہیں جب افلاک پر سے دیکھا کہ تمام آدمزاد کی یہہ حالت ہو گئی ہے۔ اور شریعت پر عمل کرنے سے نہیں بچ سکتے۔ تو اُس نے اپنے عزیز فرزند یعنی اُس سلامتی کے شہزادہ کو جو اس عظیم کام یعنی **جہان کی نجات** کے لئے جو فرشتوں اور نبیوں اور پیغمبروں سے نہیں ہوسکتا تھا بلکہ اُسی کو یعنی (**خداوند یسوع مسیح**) کو جو رحمت میں غنی ہے ازل سے مقرر کیا اور اس ناپاک دنیا پر بھیجا۔ جیسا یوحنا ۳: ۱۶ میں مذکور ہے۔ "کیونکہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا ہے کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے"۔

سو اُس نے اس ناپاک دنیا میں آکر نہایت دکھ اور مصیبت کو سہا اور شریعت کے تابع ہو کے اُسکو پورا کیا خط گلتیوں ۴: ۴ "پر جب وقت پورا ہوا تب خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا جو عورت سے پیدا ہو کے شریعت کے تابع ہوا تاکہ وہ اُن کو جو شریعت کے تابع ہیں مول لے اور ہم لیپالک ہونے کا درجہ پاویں" اور اُس نے اپنی جان کو کوہ کلوری پر مصلوب کیا اور گنہگاروں کی نجات کے لئے کاٹھ پر لٹکایا گیا اور اُس لعنت کو جو شریعت کی حکم عدولی سے گنہگاروں کو ملی یعنی وہ قہر کی تلوار جو بسبب گناہ کے گنہگاروں کے سر پر جھومتی تھی اپنے سر پر سہی اور خدا کے عدل کے تقاضے کو پورا کیا اور اپنا بیش قیمت لہو بہا کر عاصیوں کی نجات کا کامل وسیلہ بنا اور شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔

پس۔ گنہگاروں کی نجات نہ تو شریعت پر عمل کرنے اور نہ کسی نبی و پیغمبر پر ایمان لانے سے ہو سکتی ہے بلکہ خداوند یسوع مسیح پر ایمان لانے سے جو کہ کل دنیا کی نجات کے لئے شفیع ہے شاید کوئی اعتراض کرے کہ یہہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ صرف ایک کے جان دینے سے کروڑہا عاصیوں کی مغفرت ہو۔ لیکن سب آدمی اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ گناہ کی شاخ یا جڑ جو بنی آدم میں چلی آئی ہے یہہ ایک ہی یعنی (آدم) کی خطا کا سبب ہے اور پھر اُس کی تاثیر اُس کی کل اولاد میں چلی آئی ہے اور گناہ زمانہ بزمانہ ترقی کرتا گیا ہے یہاں تک کہ کل بنی آدم گناہ اور شیطان کے غلام ہو گئے ہیں۔ تو جب ایک شخص کی نافرمانبرداری سے سب آدمی گنہگار ٹھہرے ویسے ہی ایک کی فرمانبرداری کے سبب بہت لوگ راستباز ٹھہریں گے۔ رومیوں ۵: ۱۹۔ سو خداوند بلند آواز سے ہر ایک گنہگار کو نجات کے لئے بلاتا ہے اور بیگناہ ٹھہرا کر خدا باپ سے میل کرواتا ہے جیسا کہ ۱ یوحنا ۱: ۷ میں لکھا ہے۔ "کہ اُس کے بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح کا لہو ہمکو سارے گناہ سے پاک کرتا ہے"۔

الراقم

کتھو مل طالب العلم از گوجرانوالہ

جادُو کی تعریف

میں ایک عرصہ سے اس کی فکر میں تھا کہ یہہ کیا بات ہے سمجھ میں کچھ نہ آتا تھا۔ میں نے اسی غرض سے آسام اور بنگالہ کی سیر بھی کی اور اہل بنگال سے دوستی بھی پیدا کی مگر یہہ معما بند قبا کی طرح کھلنے میں نہ آتا تھا۔ میں حیران اور سرگردان تھا کہ آیا یہہ جہان میں عنقا کی طرح مفقود تو نہیں۔ میں اپنے خیال میں غلطاں و پیچاں تھا کہ یکایک اُس کی تصویر میرے سامنے سے گذری۔ جب غور سے اُسے مطالعہ کیا تو اُس کی ہیئت بے کم و کاست گوہر نایاب یعنے کتاب مقدس

میں بسہولیت اور فصیح طور سے پائی۔ اب ہم اُس کا مختصر خاکہ کھینچکر ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور غیر عیسائی بھائیوں کی خدمت میں دست بستہ عرض پرداز ہیں کہ براہ لطف تھوڑے عرصہ کے واسطے تعصب کی عینک اپنی آنکھوں سے اُتار کر ایک نظر اس کو ملاحظہ فرماویں اور داد دیں کہ آیا اس سے بڑھکر کسی اور کتاب میں بھی جس کو کہ وے منجانب اللہ اپنے اپنے ذہن میں ٹھہرائے ہوئے ہیں صاف طور سے پائی جاتی ہے؟ مجھے کامل یقین ہے کہ ادنےٰ سے اعلیٰ تک سب ایکدفعہ تو ضرور کہدیں گے کہ مطابق نہیں۔ اب ہم اپنے ناظرین کی توجہ اس طرف دلاتے ہیں اور مندرجہ بالا کو شمس النہار کی طرح سب پر روشن کرتے ہیں یہہ وہ جادو نہیں کہ جس کو آپ لوگ کچھکا کچھ اپنے دلوں میں تصور کئے ہوئے ہیں یہہ ہے **اخلاق** جو کہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے سوائے کسی اور فرد بشر میں ہونا دشوار بلکہ غیر ممکن ہے۔ دیکھو لوقا ۲۳ باب ۳۴ آیت یسوع نے کہا کہ اے باپ اُن کو معاف کر کیونکہ وے نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں۔ قطع نظر اُس کے اگر وے ہمارے خداوند یسوع مسیح کو خدا کا بیٹا نہیں مانتے تو بھلا اتنا تو ضرور انہیں ماننا ہی پڑے گا کہ وہ صبر اور حلیمی میں یکتا اور خلق میں بے نظیر تھا۔ ہماری رائے میں اُس کے راستباز ہونے پر بھی کسی کو اعتراض نہوگا۔ دیکھو یوحنا ۱۷ باب ۲ آیت سے ۱۰ آیت تک۔ چنانچہ تو نے اُسے سب جسموں پر اختیار دیا ہے تاکہ وہ اُن سب کو جنہیں تو نے اُسے بخشا ہمیشہ کی زندگی دیوے۔ اور ہمیشہ کی زندگی یہہ ہے کہ وے تجھکو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔ میں نے زمین پر تیرا جلال ظاہر کیا ہے میں اُس کام کو جو تو نے مجھے کرنے کو دیا ہے تمام کر چکا۔ اور اے باپ اب تو مجھے اپنے ساتھ اُس جلال سے جو میں دنیا کی پیدائش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا بزرگی دے۔ میں نے تیرے نام کو اُن آدمیوں پر جنہیں تو نے دنیا میں سے مجھے دیا ظاہر کیا ہے۔ وے تیرے تھے اور تو نے انہیں مجھے دیا ہے اور اُنہوں نے تیرے کلام پر عمل کیا ہے۔ اب اُنہوں نے جانا ہے کہ سب چیزیں جو تو نے مجھے دیں تیری طرف سے ہیں۔ اس لئے کہ میں نے وے حکم جو تو نے مجھے دیئے اُنہیں دیئے ہیں۔ اور اُنہوں نے انہیں قبول کیا ہے اور یقین جانا کہ میں تجھ سے نکلا ہوں اور وے ایمان لائے ہیں کہ تو نے مجھے بھیجا ہے میں اُن کے لئے عرض کرتا ہوں میں دنیا کے لئے نہیں مگر اُن کے لئے جنہیں تو نے مجھے دیا ہے عرض کرتا ہوں کہ وے تیرے ہیں۔ اور سب میرے تیرے ہیں اور تیرے میرے ہیں +

پھر یوحنا ۵ باب ۲۰ آیت سے ۲۹ آیت تک۔

اس لئے کہ باپ بیٹے کو پیار کرتا ہے۔ اور سب کچھ جو خود کرتا ہے اُسے دکھاتا ہے اور اِن سے بڑے کام اُسے دکھائیگا کہ تم تعجب کروگے۔ اس لئے کہ جس طرح باپ مُردوں کو اُٹھاتا ہے اور جلاتا ہے بیٹا بھی جنہیں چاہتا ہے جلاتا ہے۔ کیونکہ باپ کسی شخص کی عدالت نہیں کرتا بلکہ اُس نے ساری عدالت بیٹے کو سونپ دی ہے تاکہ سب بیٹے کی عزت کریں جس طرح سے کہ باپ کی کرتے ہیں۔ جو بیٹے کی عزت نہیں کرتا باپ کی جس نے اُسے بھیجا ہے عزت نہیں کرتا۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں وہ جو میرا کلام سنتا ہے اور اُس پر جس نے مجھے بھیجا ہے ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے اور اُس پر سزا کا حکم نہیں بلکہ موت سے گذر کے وہ زندگی میں پہنچا ہے۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ گھڑی آتی ہے اور اب ہے کہ جس میں مُردے خدا کے بیٹے کی آواز سنیں گے اور سُن کے جئیں گے۔ کیونکہ جس طرح باپ آپ میں زندگی رکھتا ہے اُسی طرح اُس نے بیٹے کو بھی دیا ہے کہ اپنے میں زندگی رکھے۔ بلکہ اُسے اختیار دیا ہے کہ عدالت کرے اس لئے کہ وہ ابن آدم ہے۔ اس سے تعجب نکرو کیونکہ وہ گھڑی آتی ہے کہ جس میں وے سب جو قبروں میں ہیں اُس کی آواز سنیں گے اور نکلیں گے۔ جنہوں نے نیکی کی ہے زندگی کی قیامت کے واسطے اور جنہوں نے بدی کی ہے سزا کی قیامت کے لئے

پیارے ناظرین اب بھی بیدار نہو تو واویلا ہے آپ کی زندگی پر +

راقم
جی۔ ڈی۔ دانیل طالب العلم مدرسہ
دین الہٰی الہ آباد

اِنسان

س۔ انسان کیا ہے +

ج۔ ایک حیوان ہے۔ لاابجلی اور زیرک۔

س۔ انسان کیا ہے۔

ج۔ زمین کی خاک ہے۔ مگر بوسیدہ اور شرف یافتہ۔

س۔ انسان کیا ہے۔

ج۔ گھاس کا ایک پھول ہے۔ لیکن دائم شگفتہ۔

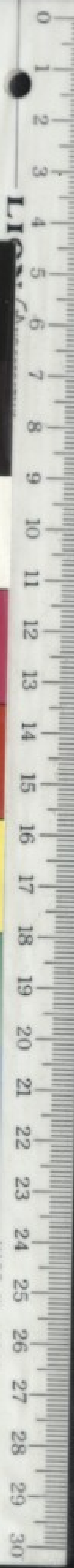
س۔ انسان کیا ہے۔

ج۔ ایک فانی مخلوق ہے۔ نہیں غیر فانی وہ مرتا نہیں بلکہ منتقل ہو کر بقا کو پہنچتا ہے۔ اُس کا شرف اور اُس کی پائیداری وجوہات مفصلہ ذیل سے اظہر من الشمس ہے +

اوّل۔ طریقہ خلق کے لحاظ سے خالق نے دیگر مخلوقات کو فقط کلمہ (ہوجا) کہہ کر نیست سے ہست کیا۔ پر انسان کی پیدائش کا طریقہ نرالا اور افضل تھا۔ خالق نے اُسے مٹی کا پتلا بنا کر اُسکے نتھنوں میں زندگی کا سانس ڈالا یہہ طریقہ اُس کے شرف اور پائیداری کا ایک ثبوت ہے۔

دوم۔ اپنی ترتیب کے لحاظ سے جب خالق کل مخلوقات کو مرتب کر چکا تو مابعد انسان کا وجود تیار کیا تاکہ وہ ہر شے کو آراستہ اور پیراستہ پاوے۔ یہہ اُس کے شرف اور پائیداری کا دوسرا ثبوت ہے +

سوم۔ اپنی صورت کے لحاظ سے۔ خالق نے اُس کو اپنی ہی صورت پر پیدا کیا۔ یعنے اپنی صفات حمیدہ میں



سے دانائی پاکیزگی راستبازی ابدیت اُس کی روح میں ڈالی گئیں
چہارم - جائے سکونت کے لحاظ سے - وہ باغ
اُن میں رکھا گیا جو ہر انواع کے میوہ دار درختوں اور خوشنما پھولوں
سے آراستہ اور چار بڑی نہروں سے احاطہ تھا +

پنجم - اپنے وجود کی بناوٹ کے لحاظ سے صانع
نے اُس کا وجود دو متناقض جوہروں یعنے فانی اور غیر فانی
سے مرکب کیا - اور محسوسات اور معقولات ہر دو قسم
کی قوتیں عطا کیں +

بایں ہمہ - صد حیف کہ انسان اپنے خالق کو یاد نہیں
رکھتا - بیل اپنے مالک کو پہچانتا ہے اور گدھا اپنے صاحب
کی چرنی کو - پر اے انسان ناکام نمک حرام نا انجام تجھے کچھ
غیرت نہیں اور نہ اپنے شرف کا پاس - بہ تحقیق تجھے بارگاہِ
الٰہی میں حاضر ہو کر اپنے افعال کا حساب دینا ہوگا +

راقم
بے - ا - ع
از سیالکوٹ

جناب ایڈیٹر صاحب -

تسلیم براہ مہربانی اس مضمون کو درج اخبار فرما کر مشکور فرماویں
وہو ہذا :-

پرچہ مسلم ہیرلڈ بمبئی ۹ دسمبر ۱۸۹۵ء میں مسلمانوں نے
بڑے شد و مد سے چھاپا ہے کہ ایک عیسائی یوحنا نامے ساکن
پٹیالہ نومسلم جن کا سابق نام محمد محی الدین تھا اور جنہوں نے
پانچ سال تک مذہب عیسوی میں رہ کر اُن کی مذہبی کتابیں پڑھ کر
اور پادریوں کی طرف سے مبلغ پچاس روپیہ ماہانہ پا کر خلق خدا
کو گمراہ کرتے تھے بعد مباحثہ بسیار مذہب اسلام کو بدلائل
تسلیم کر کے ۳۰ دسمبر سنہ رواں کو مسجد ذکریہ بمبئی میں پیش
امام کے ہاتھ سے مشرف بہ اسلام ہوئے اب اہل اسلام کو
مدد دیں +

واضح ہو کہ مسیحی مذہب کی بنیاد سچائی پر ہے اور ہم مسیحی
لوگ اکثر ایمانداری اور سچائی پسند کرنے کے سبب دھوکہ میں
آجایا کرتے ہیں اور بہت بڑے بڑے مغالطے بھی اٹھاتے
ہیں دلوں کا حال جاننے والا خدا ہے اب اُن نومسلم یوحنا
محمد محی الدین کی حقیقت سنئے کہ وہ پہلے مسلمان تھے کوئی
پیدائشی عیسائی نہ تھے اور اندور میں رومن کیتھولک ہوئے
شاید بعد مباحثہ بسیار کے خیر کچھ عرصہ تک وہ وہاں رہے
جب اُن کو مباحثہ بسیار یعنے حضرت زر نہ دستیاب ہوا تب
وہ الہ آباد میں آئے اور رومن کیتھولک مذہب کو چھوڑ کر
پروٹسٹنٹ مذہب اختیار کیا اور ڈوونٹی اسکول الہ آباد
میں طالب العلم ہونے کی خواہش کی اس سبب سے مبلغ
بیس ۲۰ روپیہ مہینا قاعدے کے موافق اُن کا مقرر کیا گیا
پچاس روپیہ مہینا جیسا کہ اخبار میں درج ہے محض غلط ہے اس
کے ثبوت میں پرنسپل صاحب کی کتاب تقسیم تنخواہ موجود
ہے پس چونکہ بیس ۲۰ تنخواہ مقرر ہو ہی چکی تھی اس باعث
یہاں مباحثہ بسیار کی ضرورت نہ تھی کیونکہ اُن کا مطلب پہلے
ہی مقرر ہو چکا تھا اس عرصہ میں شاید پھر اُن کو کچھ روپیہ کی
ضرورت ہوئی تو رومن کیتھولک ہونے کی دھمکی دی اور قصد
کیا کہ رومن کیتھولک ہو جاویں لیکن بعد مباحثہ بسیار اس حرکت
سے باز رکھے گئے مگر کچھ روپیہ ہاتھ نہ آیا اور اس عرصہ میں
ڈوونٹی اسکول کی بڑی تعطیل آ گئی یعنے ستمبر و اکتوبر میں جو دو
مہینے کی چھٹی ہوا کرتی ہے تب آپکو سردست کوئی بہانہ مباحثہ
بسیار کا نہ ملا تو پرنسپل صاحب سے مبلغ ساٹھ روپیہ پیشگی
مانگنے لگے اُنہوں نے اس قدر روپیہ دینے سے انکار کیا تب
تو ان کو از حد ناگوار گذرا اور بہت کچھ کہا مگر دال نہ گلی آخر
بدرجہ لاچاری مبلغ بیس ۲۰ روپیہ اپنی ایک مہینے کی تنخواہ پیشگی
لے کر رات کے وقت الہ آباد سے چل دئے - اور دہلی پہنچے وہاں
پادری لفرائی صاحب سے پادری بکٹ صاحب کا نام لے کے
بیس ۲۰ روپیہ وصول کئے بعد اُس کے لاہور گئے اور وہاں پادری
گرے صاحب سے بھی مبلغ چھ روپیہ لئے اب یہ سب کما کمو
کر شاید وہ اپنے قصبہ شریف میں گئے جس کا نام سری
ہرگوبند پور ہے جو کہ علاقہ پٹیالہ میں ہے وہاں جا کر یوحنا نے
علانیہ خداوند یسوع مسیح کا انکار کیا اور بڑے شوق ذوق سے
مسلمانوں کی طرف سے وعظ کر رہے تھے کہ اتفاق سے دو
مسیحی واعظ پہنچے اور یوحنا کو دیکھ کر کہنے لگے کہ آپ تو عیسائی
ہیں یہ کیا معاملہ ہے تو حضرت یوحنا بولے نعوذ باللہ میں عیسائی
کب ہوا اُس وقت مسیحی واعظ نے کہا کہ آپ یہ کیا کہتے ہیں
کیا ابھی تھوڑا عرصہ نہیں گذرا کہ آپ لاہور میں آئے تھے اور
اپنے آپکو ڈوونٹی اسکول الہ آباد کا طالب العلم ظاہر کیا تھا اور
پادری گرے صاحب سے درخواست کی تھی کہ وہ لاہور کی
ڈوونٹی اسکول میں آپ کو لے لیں اور کیا آپ مسٹر فضل الٰہی
صاحب کے ساتھ کھاتے پیتے نہیں تھے اور چند بار مجھے
ملاقات نہیں ہوئی تھی اس پر یوحنا محمد محی الدین نے کہا کہ
ہاں میں لاہور گیا اور آپ سے بھی ملا لیکن میں عیسائی نہ تھا
آپ کیوں بہتان لگاتے ہیں میں نہ عیسائی تھا اور نہ ہوں
واضح رہے کہ یہ واقعہ ۹ تاریخ اکتوبر کا ہے اب ناظرین ذرا
غور کریں کہ جب وہ اپنے گانوں میں مسیح کے نام سے علانیہ
انکار کر چکا اور کہہ چکا کہ میں مسلمان ہوں تو شہر بمبئی میں پیش
امام صاحب کے ہاتھ سے اُس کا مسلمان ہونا اور مباحثہ بسیار
کے کیا معنی ہیں مبلغ بسیار کے معنے تو کچھ سمجھ میں آ سکتے
ہیں اب رہ گئی یہ بات کہ اہل اسلام اُن کی مدد کریں تو بیشک
ان کو لازم ہے کہ وہ مباحثہ بسیار یعنے روپیہ سے مدد کریں اور
اگر انصاف کو راہ دیں تو اُس کا قرضہ بھی سب جگہ کا ادا
کر دیں کیونکہ صرف چھیالیس ۴۶ روپیہ کی انتظاری تو
پادری کمٹ صاحب کو ہے باقی اُن کے چلے جانے کے بعد
تیس ۳۰ روپیہ سے زیادہ کے قرض خواہ اور آئے + اور علاوہ
اُس کے اُن کے قول سے خود ہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ چند

ہی سال سے عیسائی ہوئے تھے تو ایسو کبھی عیسائیت بھی کوئی عیسائیت میں داخل ہو ایسے لوگوں پر مقدس یوحنا کا قول صادق آتا ہے یوحنا پہلے خط کی ۲ : ۱۹ دے ہم میں سے نکلے مگر ہم میں سے نہ تھے کیونکہ اگر وے ہم میں سے ہوتے تو ہمارے ساتھ رہتے پھر وے نکلے تاکہ ظاہر ہووے کہ وہ سب ہم میں سے نہیں ہیں) الغرض عیسائی وہی ہے کہ مرتے دم تک عیسائی بنا رہے اور یہہ بات دوسری ہے کہ دنیا میں کچھ نکچھ فروش ہوا چاہئے کوئی پارچہ فروش کوئی جواہر فروش تو کوئی مذہب فروش ہوا چاہئے خلاصہ یہہ کہ خدا ہم عیسائیوں کو مغالطہ باز اور دھوکے باز آدمیوں سے بچائے رکھے ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے آمین +

راقم

ایک ادنی مسیحی

براہیم از ڈونٹی سکول الہ آباد

واقعات اور رائیں

سوشل کانفرنس پونا

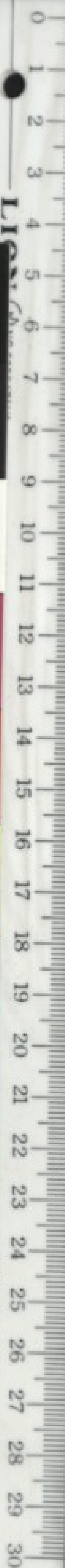
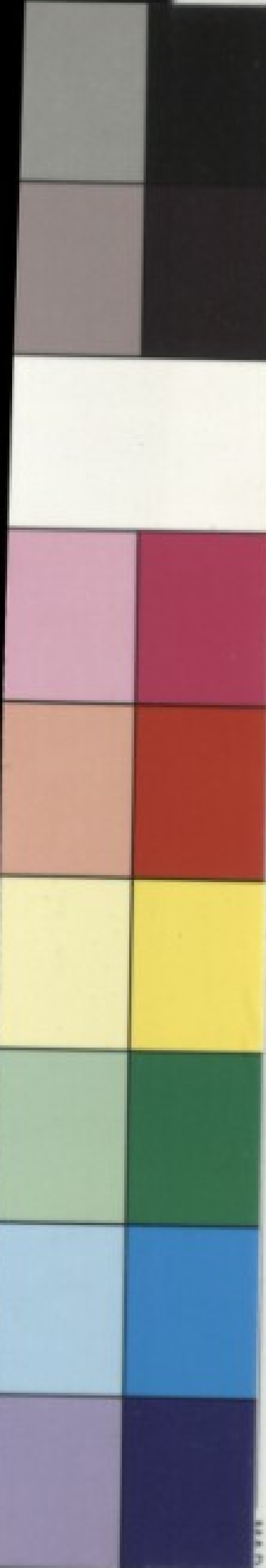
پونا کے اجلاس سوشل کانفرنس میں جو ریزولیوشن پاس کئے گئے ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔عورتوں میں اعلیٰ تعلیم کو ترقی دیجاوے۔ اہل ملک میں شراب خوری کا قطعی انسداد ہو۔رنڈیوں کے ناچ کرانے کی بداخلاقی کو روکیں ہندو مسلمانوں میں باہم فسادوں کا انسداد کریں۔جو لوگ ولایت سے ہو کر آئیں اُن کو برادریوں سے خارج مت کیا جائے۔ایک ہی قوم کی مختلف ذاتوں میں باہم بیاہ شادی ہو سکے۔مرحوم مہاراجہ میسور نے جو قانون متعلق شادیوں کے جاری فرمایا ہے قابل تعریف اور تقلید ہے۔لڑکیوں کی فروخت روکی جاوے۔شادی غمی کے موقعوں پر کفایت شعاری کا برتاؤ ہو۔خوشی ظاہر کیجاے کہ پچھلے سال دس بیوگان کی شادی ہوئی۔ایک صوبہ مدراس میں اور چار پنجاب میں اور دیوان سنت رام نے لاہور میں اخلاقی بہادری دکھائی وہ قابل قدر ہے۔بدچلنوں کے بال منڈنے کا طریق برجرمانہ پسند کیا جاوے۔سرکار کی مدد میں چاہی جاوے جہاں چارہ نہو تاہم ضروری اصلاحوں کی ہر وقت از خود کوشش کیجاوے۔

معاملات رُوم

تازہ ڈاک ولایت جو ۲ جنوری کو ہندوستان میں پہنچی معاملات عثمانیہ کی ابتر خبروں سے خالی نہیں ہے۔بقول اس کے آرمینیا سے قتل عام اور مصائب کی جگر خراش حکایتیں موصول ہو رہی ہیں۔بعض حکایتوں میں بتلایا گیا ہے کہ کس طرح نصرانیوں کو پہلے تو دسہوکا دیکر مسلمان بنایا اور ازاں بعد محض بیخبری میں کمال بیرحمی سے اُن کو مار ڈالا ؛. ان بیانات کو بہت مبالغہ آمیز تصور کرتے ہیں۔تاہم بیان کیا جاتا ہے کہ ہرچند استنبول میں دفعتاً ایک بلوا اور کے سر ہونے سے بیحد تشویش چھا گئی تھی لیکن اس سے ایک حقیقی قتل عام رُک گیا کہ جس کے لئے اندر اندر سے تمام انتظام پورا کیا گیا تھا۔ارمنیوں کو اس منصوبہ کی پہلے سے خبر ہو گئی تھی۔اور وہ تیار بیٹھے تھے کہ اول اشارہ ملتے ہی فرار ہو جائیں۔کریٹ سے مزید لڑائی کی خبریں آئی ہیں وہاں ترکی فوج کے تین بٹالین نے مفسدوں کے مقابلہ میں شکست کھائی اور ساٹھ سپاہی قتل و مجروح ہو گئے۔روسی سفیر کے انتظام سے ۱۸ ہزار ارمنی جو وطن چھوڑ کر فرار ہو گئے اور قلمرو روس میں پناہ گیر تھے اناتولیہ کو واپس کئے گئے ہیں۔انگلستان میں ارمنیوں کی حمایت میں تحریک پھر پیدا ہو گیا ہے۔اس کی وجہ مسٹر گلیڈسٹون کی ایک دوسری چٹھی ہے جس کے پُرزور مضمون نے انگریزوں کے دل میں تازہ جوش پیدا کر دیا ہے۔مسٹر گلیڈسٹون نے یورپین طاقتوں کو شرم دلائی ہے کہ اُن کے وجود پر تعجب ہے کہ لائق سلطان ان کی متواتر تاکیدوں کے خلاف بیگناہ لوگوں کو محض اپنی مرضی سے ہر روز قتل کراتا ہے اور وہ دیکھتے ہیں کہ یہہ حالت ہرچند ناقابل یقین ہے لیکن تاہم ناقابل تردید ہے۔بخلاف اس کے ترکی اخبارات میں لکھا ہے کہ انگلستان کی بیجا اور نامناسب حمایت نے ارمنی رعایا کو بیحد دلیر کر دیا ہے حتی کہ ارمنی لوگ ترکوں پر جا بجا حملے کرتے ہیں اور انہیں کی طرف سے قتل عام ہو رہے ہیں اور ترکوں کو سخت بیعزتی اور بیرحمی برداشت کرنی پڑتی ہے۔ترک لوگ بدنامی کے خوف کے مارے بالکل بیبس ہیں اور ارمنی اس حالت کا پورا فائدہ اٹھا کر ایک تو مارتے پیٹتے ہیں اور دوسرے خود ہی شور مچاتے ہیں اور اپنے الزام ترکوں کے سر تھوپتے ہیں۔اور بقول اُن کے یہہ حالت سخت ناقابل برداشت ہے۔ترکی سپاہ کے طریق عمل کی وجہ سے بیان کیا جاتا ہے کہ صوبہ کریٹ میں بغاوت اور سرکشی روزافزوں ترقی پر ہے۔عام

امتحان ایم۔اے کا نتیجہ

کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان ایم اے میں امسال کل ۸۱ امیدوار پاس ہوئے۔اور ان میں صرف دو مسلمان ہیں جن میں ایک نے عربی کا اور دوسرے نے منٹل و مارل سائنس کا مضمون لیا تھا ؛. انگریزی کے مضمون میں ۲۴ پاس ہوئے (چار درجہ اول میں ۴ ادرجہ دوم میں ۱۶ درجہ سوم میں) سنسکرت میں پانچ پاس ہوئے (ایک درجہ اول میں اور چار درجہ دوم میں) عربی میں صرف ایک اور وہ درجہ دوم میں ہسٹری میں دو ہوئے (ایک درجہ سوم میں اور ایک درجہ دوم میں) منٹل و مارل سائنس میں گیارہ (۳ درجہ اول میں۔ ۳ دوم میں اور ۵ سوم میں) ریاضی میں نو پاس ہوئے (۳ درجہ اول ۳ درجہ دوم اور ۳ درجہ سوم) کیمسٹری میں آٹھ پاس ہوئے (۲ درجہ دوم میں اور ۶ درجہ سوم میں) فزکس میں ۱۳ پاس ہوئے (۳ درجہ اول میں ۸ درجہ دوم میں اور

۲ سوم میں)۔ جیالوجی میں ایک پاس ہوا اور وہ درجہ دوم میں ٭ (عام)

حالات فصلات ہند

ہفتہ مختتمہ یکم جنوری کی رپورٹ ہے کہ ممالک شمال مغرب واودھ کے اکثر اضلاع میں بارانی فصلوں کی حالت بارش کی سخت محتاج ہے اور کمی رطوبت کے باعث بہت خراب ہو رہی ہے۔ بندیلکھنڈ میں سب سے بُری حالت ہے۔ تمام ممالک میں نرخ گراں ہو رہا ہے ٭ پنجاب میں بھی بارش کی بدستور سخت ضرورت ہے۔ ممالک وسطی میں ایستادہ فصلوں کیلئے بارش کی ضرورت ہے۔ اور جبلپور میں غم بامصیبت میں ہیں۔ وسط ہند میں بھی بارش کی بڑی ضرورت ہے۔ بالکھنڈ گوناء اور بھوپاور میں عدم بارش سے فصلوں کا نقصان ہو رہا ہے نرخ گراں ہوا جاتا ہے۔ راجپوتانہ کی رپورٹ ہے کہ شاہپورہ و ٹونک میں فصلیں ابتر ہیں۔ کوٹا میں افیون نخود و گندم کی فصلیں مرجھا رہی ہیں۔ الور و میواڑ میں کمی چارہ کے باعث مویشی خراب حال ہیں۔ بیکانیر میں گرانی سخت ہے ۶۰۱۹ آدمی خیراتی کاموں پر ہیں۔ بمبئی کے اضلاع ننگارپور پونا و شولاپور میں عدم بارش سے فصلیں خراب ہو رہی ہیں ٭ عام

بڑے دن کی ڈالی ٭

اخبار ٹریبون میں یہہ خبر دیکھی کہ جناب نواب سر ڈینس فٹز پٹرک صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر پنجاب بڑے دن کی صبح کو گھوڑے پر سوار ہوا خوری کرتے تھے۔ رستے میں دیکھا کہ بڑے دن کی ڈالیوں کی قطار جا رہی ہے۔ یہہ ڈالیاں بظاہر بعض حکام کے لئے تھیں۔ نواب لفٹنٹ گورنر نے گھوڑا تھام لیا اور اُن لوگوں سے فرمایا کہ کسی افسر کو ڈالی نہیں دینی چاہئے اور بہتر ہے کہ یہہ سب سامان واپس گھر کو لیجاؤ ٭ اخبار ٹریبون یہ لکھتا ہے کہ جن لوگوں کو حضور نواب لاٹ صاحب بہادر نے روک کر لوٹا دیا ہے وہ تو محض اپنے آقاؤں کا حکم بجا رہے تھے ٭ ایک دوسرے صوبہ میں ایک یورپین افسر نے اڈیٹر اخبار ٹریبون سے دوران گفتگو در بارہ ڈالی کے ظاہر کیا تھا کہ ہم ڈالی کی پرواہ نہیں کرتے لیکن کیا کریں بعض اوقات مجبور کئے جاتے ہیں۔ اُس نے ایک ذاتی تجربہ سنایا جو حسب ذیل تھا۔ صاحب بہادر ایک سب ڈویژن کے انچارج تھے اور موسم سرما میں دورہ پر نکلے۔ ایک صبح کو ایک آدمی ایک بکرا لیکر آیا اور کہا کہ یہہ میرے آقا کی طرف سے تحفہ ہے جو گرد نواح کا ایک زمیندار ہے۔ صاحب نے کہا کچھ نہ کچھ قیمت دیکر تو ہم اس کو خرید سکتے ہیں لیکن تحفہ لینا منظور نہ ہوگا۔ ملازم نے کہا او صاحب ہمارا مالک بکرا نہیں بیچتا ہے اور مجھے اُس کے بیچنے کا حکم نہیں ہے۔ اگر اُس کو واپس لیجاؤنگا تو آقا بے طرح پیش آویگا۔ یہہ کہکر جھٹ سے اس بکرے کو کیمپ کی میخ کے ساتھ باندہ دیا اور خود یہہ کہتا ہوا بھاگ گیا کہ اب تمہارا مال ہے جو چاہو سو کرو۔ افسر نے اڈیٹر ٹریبون سے پوچھا کہ فرمائے ایسے موقعوں پر کیا کیا جاوے۔ اگر بکرے کو چھوڑ دیتے تو کوئی چُرا کر لیجاتا اور یا وہ خود اپنے مالک کے پاس واپس چلا جاتا کہ جس حالت میں غریب لانیوالے کی مفت میں اور درگت ہوتی۔ یہہ ایک حد درجہ کی مثال ہے بہرحال لاہور ایسے بڑے شہروں میں یہہ قاعدہ بہت ہی مفید ہوگا کہ ڈالی کا لینا قطعی بند کیا جائے۔ اس سے ڈالیوں کے دینے والوں کو رنج ضرور ہوگا لیکن لینے والے بھی بے مطلب نہیں ہوتے ٭ ڈپٹی کمشنر ایسے ہی ایک افسر کو لیجئے۔ جبتک وہ منصب پر ہیں ڈالیاں ہیں کہ دھڑا دھڑ چلی آتی ہیں۔ جونہی پنشن لے کر سبکدوشی اختیار کی نہ وہ ڈالیاں ہیں نہ وہ خوشامدیں ہیں۔ بجائے اِن کے اُن کے جانشین عہدہ دار انجام کر رہے ہیں ٭ بہرحال سمعظر فیناب پنجاب سے معلوم ہوا کہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی نسبت جو خبر ٹریبون نے لکھی ہے وہ بالکل غلط ہے اور حضور ممدوح کو کوئی ایسا موقع پیش نہیں آیا تھا۔ یہہ تردید بذریعہ چٹھی صاحب سکرٹری کی گئی ہے۔ اخبار ٹریبون کو احتیاط لازم ہے۔ ورنہ موجب بدنامی ہے ٭ عام

نابینوں کیلئے گھڑی

سوئزرلینڈ کے ایک گھڑی ساز نے اندھوں کے واسطے ایک گھڑی ایجاد کی ہے جو بغیر کسی کے دریافت کئے درست وقت سے آگاہ کرتی ہے سو جس نے گھڑی مذکور کے ہر ایک ہندسہ پر ایک ایک کیل لگادی ہے کہ جب گھنٹہ کی سوئی اپنے ہندسہ پر پہنچتی ہے وہاں کی کیل گر جاتی ہے اور اندھا ہاتھ سے ٹٹول کر دیکھ لیتا ہے کہ کونسی کیل گری ہوئی ہے پھر وہاں سے پیچھے ۱۲ تک شمار کر لیتا ہے ٭ کوہ نور

دہلی کا حیرت انگیز واقعہ

نہر سعادت خاں پر جو ایک پنڈت صاحب بچوں کو ہندی پڑھایا کرتے تھے معمول کے موافق پڑھا رہے تھے کہ آپکی بیوی نے اپنے بڑے لڑکے سے کہا کہ اپنے چھوٹے بھائی کو بھی آج مکتب میں لیتا جا۔ چنانچہ دونوں لڑکے اپنے باپ کے پاس مکتب میں پہنچے۔ چھوٹا بچہ کھیلتے کھیلتے سامنے کے کنوئیں میں جاگرا۔ اس کا باپ بچہ کے نکالنے کو کنوئیں میں کودا۔ جب بڑے لڑکے نے یہہ ماجرا دیکھا تو وہ کنوئیں پر آیا کنوئیں میں جھانکتے ہی گر گیا۔ باپ دونوں بچوں کو سنبھالے ہوئے تیر رہا تھا کہ اسی اثنا میں بہت لوگ جمع ہو گئے۔ لوگوں نے ایک کہار کو کنوئیں میں اُتارا قدرتِ خدا کو دیکھئے کہ وہ رسی جس سے وہ پکڑ کر اُتر رہا تھا راستے میں ٹوٹ گئی۔ وہ بھی اُن کے اوپر جاگرا۔ چنانچہ اسی صدمہ سے پنڈت جی مع اپنے چھوٹے بچے کے راہی ملک عدم ہوئے۔ بڑا لڑکا اور کہار صحیح سلامت کنوئیں سے نکل آئے ٭ کوہ نور ٭

———— ٭ ————

انڈین کرسچن ایسوسی ایشن کا سالانہ جلسہ

کانپور میں ۲۷ ویں دسمبر کو فراہم ہوا اور تین دن تک رہا عیسائیوں کی دستکاری کی نمایش کرائسٹ چرچ کالج ہال میں شروع ہوئی اور لارڈ بشپ صاحب نے بہت عمدہ تقریر دستکاری کی عزت و فواید پر کیا۔ مسیحی انجمن کا جلسہ کالج کے احاطہ کے اندر ایک بڑے شامیانہ میں ہوا جس میں قریب ۳۰۰ اشخاص کے حاضر تھے بہتیرے عمدہ مضمون سُنائے گئے اور اکثر اُن پر بڑی سرگرمی سے بحث بھی ہوئی نمایش میں ہزارہا چیزیں موجود تھیں سلائی اور بناوٹ کا کام دریاں جوتے چوکی میز تصویر وغیرہ انعام و سند جو قریب پچاس کے تھے تیسرے دن بانٹے گئے + ازمخزن مسیحی +

شمشیر موسیٰ

لنڈن میں رایل ایشیاٹک سوسائٹی کے ایک حال کے جلسہ میں ڈاکٹر گیسٹر صاحب نے شمشیر موسیٰ نام کتاب پر ایک مضمون پڑھا۔ یہہ کتاب قلمی نسخہ ہو اور حال ہی میں دستیاب ہوئی ہو۔ اس کتاب کا تذکرہ سب سے پہلے دسویں صدی میں پایا جاتا ہو۔ ہایاگاؤں نے کتاب میلن میں اس کا تذکرہ کیا ہو۔ یہہ کتاب بالکل گم ہوگئی تھی لیکن حال میں یہاں میں دستیاب ہوئی ہو۔ اس کے ساتھ اور بھی کرم خوردہ کاغذات پائے گئے ہیں۔ یہہ کتاب لکچرار صاحب کے پاس دیکھنے کو بھیجی گئی تھی۔ یہہ تمام جادوگری کا ایک مکمل لغت ہو۔ یہہ جنتروں اور منتروں سے پُر ہو۔ ہیبرو اور آرمنی زبان میں لکھا ہو۔ تحریر کی روش سرین ڈھنگ کی ہو۔ ۱۳ ویں صدی میں تحریر کیا گیا ہو۔ اس نسخہ کا ترجمہ رایل ایشیاٹک سوسائٹی کی طرف سے کرایا جاویگا اور تب یہہ کتاب مع ترجمہ کے شایع کی جائیگی +

(عام)

خونخوار پٹھان

سنیچر گذشتہ کی صبح کو بمبئی میں محلہ مدنپورہ میں آگی چال غوث خاں نام پٹھان نے جو شام کے وقت پان سپاری کی پھیری لگایا کرتا تھا اپنی عورت سے لڑکر اُس کو بڑے چھرے سے نو جگہہ مجروح کرکے مار ڈالا۔ عورت زچہ تھی۔ دو روز کا بچہ گود میں تھا۔ نہ معلوم کس بات پر بگڑی اور کیا بھوت سر پر سوار ہوا۔ گردن اور پیٹھ اور چھاتی پر ۹ زخم تھے۔ دو پڑوسیوں نے سامنے سے دیکھا کہ کس طرح بیرحمی اور سنگدلی سے قتل کیا تھا۔ وہ دخل دینا چاہتے تھے لیکن پٹھان کو مسلح پاکر مارے خوف کے جرات نہ کی۔ پٹھان صاحب خون کرکے گھر سے نکلے۔ قریب ہی گھاس کا میدان تھا وہاں خوشدامن سے دو چار ہوئے جو بھی اُسی کے پاس رہتی تھی۔ دیکھتے ہی اُس پر بھی چھری کے وار کئے۔ عورت بھاگی اور اُس نے پیچھا کیا۔ دونوں غلیظ پانی کے چھپڑ میں گر پڑے۔ عورت مردہ نکالی گئی۔ پٹھان گرفتار ہو اور ریمانڈ کیا گیا ہو + عام

ریلوں کی ٹکر

پھلور سٹیشن پر حال کے حادثہ ریلوے کی نسبت انگریزی اخباروں نے بہت احتیاط سے لکھا کہ کسی جان کا نقصان نہیں ہونے پایا لیکن شہر میں جو افواہیں مشہور تھیں سخت تشویش بخش تھیں۔ لوگ کہتے تھے کہ حکام ریلوے اپنی بدنامی کے چھپانے کے لئے اور ہرجانہ سے بچنے کے لئے خلاف باتیں مشہور کر رہے ہیں۔ اخبار خالصہ بہادر لکھتا ہو کہ ایک شخص جو اس حادثہ کو اپنے آنکھوں سے دیکھ آیا ہو بیان کرتا ہو کہ ایک گاڑی جو کہ مسافروں سے بھری ہوئی تھی بالکل اُلٹ گئی اور دو گاڑیاں دانستہ جلا دی گئیں۔ اور وہ بیان کرتا ہو کہ میرے کان رونے اور چیخنے کی آوازوں سے پُر ہو رہے تھے۔ جس وقت یہہ حادثہ ہوا بہت سے آدمی شکستہ پہیوں کی طرف گئے کہ دیکھیں کیا ہوا۔ لیکن کسی نے کسی کے بچانے کی کوشش نہیں کی۔ وہ کہتا ہو کہ میں بھی اس گاڑی میں ہی سوار تھا۔ اور میرے ساتھ ایک دس سالہ لڑکا تھا۔ ہم دونوں بچ رہے اور ہماری گاڑی میں بارہ آدمی اور تھے۔ اُن کا کوئی پتہ نہیں کہ کیا ہوئے۔ آگ بجھانے کے لئے کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ ایک صاحب لکھتے ہیں کہ انبالہ سے آج مورخہ ۲ ماہ رواں کو بمبئی میل ٹرین اپنے پورے وقت پر ۹½ بجے رات کے اپنے بدقسمت مسافروں کو لے کر سمت لاہور روانہ ہوئی۔ بعض مسافروں کو یہہ نہ معلوم کہ آج ملک الموت سر پر گونج رہی ہو موت کی گود میں سوئے ہوئے اسٹیشن پھلور کے اندر نہ پہنچنے پائے تھے کہ ٹرین انجن سے لڑگئی چند دیسی اور یورپین مسافر مجروح ہوئے اور آگے زنانی گاڑی لگی ہوئی تھی جس کا حال ناگفتہ بہ۔ دو تین گاڑیاں تو آگ لگنے سے بالکل خاکستر ہو گئیں اور مسافروں کو بھی جو اس گاڑی میں کام کر رہے تھے چوٹیں آئیں۔ یہہ خبر گذری کہ گاڑی پیچھے لگی ہوئی تھی اس وقوعہ کے باعث ڈاک ٹرین جو بوقت ۸ بجے صبح کے انبالہ میں پہنچتی تھی ایک بجکر ۴۵ منٹ پر پہنچی۔ اور بمبئی میل ٹرین جو ۳ بجے رات کے انبالہ پہنچتی تھی قریب ۱۰½ بجے دن کے پہنچی۔ اس سے ناظرین خیال کر لیویں کہ جب یہہ گاڑیاں اتنی دیری سے آئیں تو وہاں کیا خیر گذری ہوگی + عام

مندر میں ہنگامہ

بمبئی اور سورت کے درمیان اُدوادہ نام ایک مقام ہو جہاں قوم پارسی کا ایک قدیم اور متبرک مندر اگنی دیوتا کا ہو وہاں آٹھ پہر آگ جلتی رہتی ہو۔ یہہ مندر سنہ ۱۷۴۲ء میں تعمیر ہوا تھا۔ بمبئی اور گجرات تک کے دیندار پارسی اس کی زیارت کو آتے ہیں۔ یہہ پہلا مندر ہو جو پوری رسوم کے ساتھ ہندوستان میں بنایا گیا تھا۔ اس کے پجاریوں میں دو دھڑے ہیں۔ ایک جانب کرسٹ جی ہیں جو مندر کے قابض ہیں۔ دوسری جانب مخالف گروہ ہو۔ مخالف پارٹی

کے ایک شخص نے مہنت صاحب کو گالی دی اور بھاگ کر منڈ کے اندر چلا آیا۔ مہنت کے طرفداروں نے اُس کو دھر لیا۔ دوسری پارٹی کے لوگ بھی جمع ہوئے اور خوب زور شور سے دھینگا مشتی جاری رہی۔ مسٹر رستم جی مانکجی رتن کر بمبئی کے ایک مشہور دلال ہیں وہ بھی اس موقع پر موجود تھے اور اُنہوں نے دلیری کے ساتھ بیچ پڑکر دونوں جانب کو سمجھایا کہ مندر کے اندر دنگا نہیں کرنا چاہیے :: بڑی مشکل سے مندر کے اندر سے اُن کو نکالا — جونہی باہر کے دروازہ کے قریب پہنچے پھر بھڑ گئے۔ لکڑی کے گٹھر اتفاق سے پڑے تھے اُن میں سے لکڑیاں نکال کر ایک دوسرے پر وار کرتے تھے نہ فقط مخالفوں کو ہی مارتے تھے بلکہ اُن کی بھی درگت کرتے تھے جو سمجھاتے اور صلح کراتے تھے۔ پانچ آدمیوں کے سر میں سخت شدید چوٹیں آئیں۔ اور خون ہو جاتے لیکن گورانیوں نے بڑی بہادری کی۔ وہ زور سے نکل کر پجاریوں کی ٹانگوں میں لپٹ گئیں۔ اُن کے غصہ کی کچھ پروا نہ کی اور اگر گورانیاں ایسی دلیری نہ کرتیں تو ضرور تھا کہ اور خون ہو جاتے :: گورانی پجاری کی جوروؤں کو کہتے ہیں۔ ایک گورانی نے ایک ضرب بھی کھائی لیکن تو بھی وہ بہادری دکھائی کہ دو حملہ آوروں کی لمبائی کو زمین کے ساتھ ناپ دیا ✦ عام

پنجاب یونیورسٹی کا جلسہ کانووکیشن

افسوس ہے کہ بوجہہ عدم گنجائش ہم اس وقت تک اس کارروائی کو درج اخبار نہ کر سکے چنانچہ اب اس کے لئے جگہہ نکالتے ہیں :- ۲ جنوری کی دوپہر کو یہہ جلسہ منعقد ہوا۔ لاہور و بیرونجات کے معززروساء بزمرہ وزٹران شامل تھے۔ رونق کا نظارہ اچھا تھا :: ساڑھے گیارہ بجے تک تمام وزٹران جمع ہو گئے جو ہال کے دونوں کناروں پر رونق افروز تھے۔ کالج کے طلباء وغیرہ اوپر کی گیلری میں تھے اور چند ایک لیڈیاں بھی تھیں :: حضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بحیثیت چانسلر یونیورسٹی ٹھیک ۱۲ بجے رونق افروز ہوئے جس وقت باجے نے سلامی اُتاری۔ کالج ہال کے باہر بھی پولیس وغیرہ کا انتظام خاطر خواہ تھا۔ اور صاحبان فیلو۔ وزٹران لیڈی ڈیٹ اور طلباء وغیرہ کے لئے علیحدہ علیحدہ رنگت کے ٹکٹ تھے اور داخلہ کے راستے بھی جدا جدا تھے :: گاڑیوں کی استادگی کا انتظام بھی پولیس کی بدولت بہت عمدہ تھا :: نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی تشریف آوری پر تمام فیلوز نے تو اُس وقت تک علیحدہ کمرے میں اپنے کالے چوغوں میں ملبوس جمع تھے۔ استقبال کیا اور دو دو کی قطار باندھ کر ایوان دربار میں آئے نواب چانسلر صاحب اونچی کرسی پر فروکش ہوئے اور اُن کی بائیں جانب صاحب وائس چانسلر یعنی مسٹر جسٹس رد صاحب بہادر تھے۔ فیلو صاحبان بھی دونوں طرفوں کی نشستوں میں دائیں بائیں بیٹھ گئے اور وہ طلباء جن کو ڈگریاں ملنی تھیں۔ ہز آنر کے مقابل تھے۔

ہز آنر نے تشریف لاتے ہی حسب درخواست وائس چانسلر صاحب جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ اس کے بعد وائس چانسلر صاحب نے وہ رزولیوشن سنٹ کا جو ۳ جنوری ۱۸۹۶ء کو پاس کیا گیا تھا پڑھکر سنایا جس میں تجویز کی گئی تھی کہ سر ولیم ہنری رانگلین صاحب بہادر کو ڈاکٹر آف لاز کی آنریری ڈگری عطا کی جاوے ✦

ہز آنر جناب چانسلر بہادر نے اس ڈگری کے دیتے وقت ایک نہایت برجستہ تقریر کی اور اس میں آنریبل رانگلین صاحب بہادر کی ایسے موزون الفاظ کے ساتھ تعریف کی کہ ایک ایک لفظ نہایت قدر و منزلت کا تھا۔ آنریبل رانگلین صاحب بہادر کی مختصر سوانح عمری اُنہوں نے سنائی کہ کس طرح وہ ایک چھوٹی سی اسامی پر پہلے سرکاری ملازمت میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بھی رہے مختلف زبانوں کے علمی مطالعہ کا شوق برابر رکھتے رہے۔ اگر وہ ملازمت میں رہتے تو بیشک اعلیٰ درجہ تک ترقی کرتے لیکن رانگلین صاحب کی اعلیٰ ہوسوں کو پورا کرنے کے لئے ملازمت گورنمنٹ کافی نہ تھی۔ اُنہوں نے سرکاری ملازمت سے استعفا دیدیا اور امتحان قانونی پاس کر کے وکیل بنگئے۔ اگرچہ اس نئی زندگی میں کامیابی مشتبہ تھی مگر اُنہوں نے اپنی محنت اور لیاقت کے ساتھ اس میں خوب کامیابی کے ساتھ نام پیدا کیا۔ اور وہ ایک زندہ مثال اس بات کی ہیں کہ محنت شاقہ اور بہادری کے ساتھ کسی کام میں جی لگانے سے کیسی کامیابی ہوتی ہے۔ ابھی تک مسٹر رانگلین فقط ایک وکیل تھے۔ لیکن ان دنوں عام کی نظروں میں وکیل اور بیرسٹر کے درجوں میں بڑا فرق سمجھا جاتا تھا۔ اگرچہ رانگلین صاحب کے ذرایعہ وسیع نہ تھے اور اُن کے کنبے کے اخراجات کا بوجھہ کافی و وافی تھا۔ لیکن تاہم اُنہوں نے وقت نکالا۔ ہمت کی۔ ہندوستان چھوڑ ولایت چلے گئے اور ۱۸۷۹ء میں بیرسٹری کا پاس کر کے پھر یہاں واپس آئے۔ اور پھر جو نام اُنہوں نے حاصل کیا اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ ان کی آمدنی یہاں تک تھی کہ چیف کورٹ کی ججی کو بھی بالآخر اُنہوں نے نامنظور کر دیا ✦ وہ کسی مقدمہ کے ہی لئے قانون کا مطالعہ نہیں کرتے تھے بلکہ قانون کے اغراض کی تہ پر پہنچکر اُس کا مطالعہ کرتے تھے۔ اُن کی لیاقت زباندانی اور محنت کی تعریف اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ اُنہوں نے ملک جرمنی میں جا کر کمرشل لا۔ رومن لا۔ سول لا کا امتحان جرمنی زبان میں دیا اور کامیابی کے ساتھ پاس ہوئے۔ یہہ ایک نہایت تعجب انگیز لیاقت کا نمونہ تھا جو اُنہوں نے دکھایا۔ گو گورنمنٹ اُن کی خدمات بحیثیت جج سے محروم ہوئی لیکن گورنمنٹ آف انڈیا نے ان کو اپنی کونسل میں داخل کیا ۱۸۹۳ء سے سر ولیم رانگلین صاحب یونیورسٹی کے وائس چانسلر مقرر کئے گئے اور اس کام کو بھی اُنہوں نے ایسے خاطرخواہ اور قابل تعریف طور پر نبالا کہ ان سے بہتر وائس چانسلر کے پیدا ہونے کا خیال بھی نہ ہو سکتا تھا اور متواتر ۳ دفعہ ان کو ہی اس عہدہ پر مقرر کرنا مناسب معلوم ہوا ✦ (عام)

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

بمبئی بازار ذکریا میں ایک ۱۲ سالہ لڑکی بیاہی تھی لالچ زیور سے قتل کی گئی +

راؤ صاحب کیلکا رسب جج یود کے الزاموں کی تحقیقات ۷ جنوری کو ناسک میں کی گئی +

جنرل بوتھ بانی "مکتی فوج" ٹراونکور میں وارد ہوئے مہاراجہ صاحب سے ملاقات کی +

۲۰ کو مدراس میں ۲ سوشل مصائب اور اُن کے علاج پر لکچر دیں گے گورنر سے ملاقات کریں گے +

جنرل بوتھ صاحب لاہور میں بھی آئیں گے اور لکچر دیں گے "مکتی فوج" کی طرف سے تیاریاں ہونگی +

مدراس میں چار بجے ریلگاڑی کے نیچے کھیلتے تھے شنٹنگ انجن کے دھکے سے چاروں کچل گئے +

حضور نظام دکن اس وقت ولایت تشریف لیجادیں گے کہ صوبجات برار گورنمنٹ سے واپس پائیں گے۔

گوا میں جنگی قانون کی میعاد بقدر ۲ ماہ بڑھائی گئی تاکہ مفرور مفسدین سزایاب ہو سکیں +

سرحد میکانگ پر چھاؤنی قایم ہوئی اس باعث قلعہ سنڈمین کی چھاؤنی بیکار ہو گئی ہے +

۲۳ - بلٹن بمبئی کے کمشریٹ ذخیرہ پر متصل ریسہ ڈاکہ پڑا تین قتل ہوئے +

سعید پاشا جو برٹش سفارت میں پناہ گیر ہوا تھا ۳۰ سالہ ملازم سلطان المعظم تھا +

شاہ بلجیم کی خصوصیت بیان ہوئی کہ کبھی دستانے نہیں پہنتے اور اُس کو عیب سمجھتے ہیں +

ایٹن کالج سے یکلخت ۲۰ لڑکے نکالدئے گئے کہ بدچلنی کا ارتکاب کیا تھا +

آسٹریلیا سے ایک کرکٹ پارٹی لنڈن آتی ہے وہاں تمام پارٹیوں سے چینکر الیوں تیار کر رہے ہیں +

چینی گورنمنٹ صوبہ ڈنگان کی بغاوت کے فرو کرنے سے عاجز ہے اور بغاوت روز افزوں ہے +

اس بغاوت کی وجہہ سے روس نے سرحد پر فوج اضافہ کی کہ مبادا فساد کی لہر اُس جانب نہ بڑھے +

سینٹ پٹرسبرگ کے تھیٹر میں لیجنبرگ کے ڈیوک یوجنی صاحب ناگہانی وار تلوار سے زخمی ہوئے +

کانٹجن یونیورسٹی میں تجربہ کرتے تھے گیس کا خانہ پھٹا پروفسر والخ اور کئی طلبہ مجروح ہوئے +

فرانس کی مجلس چیمبر میں ایک بندوق سر ہوئی تشویش پھیلی ایک نوجوان پکڑا گیا ہے +

اٹلی کی طاقت سرحد ابی سینیا پر اسی صورت میں قایم رہ سکتی ہے کہ زبردست کمک فوراً بھیجی جاوے +

اہل ابی سینیا کی فوج میں یوروپین جرنیل جا بجا ہوئے اور اُن کی بندوقیں روسی ساخت کی ہیں +

لنڈن میں کوشش ہے کہ باہر کی گندم پر محصول درآمد قایم کریں زمیندار زور دیتے ہیں +

مسٹر گوش صاحب نے لنڈن میں تقریر کی کہ موجودہ گورنمنٹ بحری طاقت کو خوب مضبوط کر گئی +

ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن لنڈن میں مسٹر ڈبلیو آر لارنس نے مضمون کشمیر پر لکچر دیا +

مسٹر جارج کرزن میر انجمن تھے۔ لکچرار نے کہا کشمیر میں برٹش سرمایہ کی بڑی ضرورت ہے +

مسٹر آر سانگس صاحب ایام رخصت مسٹر فرانسس ڈپٹی کمشنر فیروزپور ہونگے +

کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان ایم اے میں کل ۸۴ اُمیدوار پاس ہوئے۔ دو مسلمان +

ممالک شمال مغرب کے امتحان وکالت میں اسسال ۴۰۰۰ اُمیدوار شریک ہوں گے +

مقدمہ رشوت فارن آفس کی جوابدہی کے لئے بمبئی و کلکتہ میں بیرسٹروں کی تلاش ہے +

بمبئی میں کوشش کی جاویگی آنریبل مسٹر پی ایم مہتہ صاحب ممبر پارلیمنٹ منتخب ہوں +

آرگس نام آگبوٹ دریائے ہوگلی میں ٹکرا کر ڈوب گیا دو ملاح بھی ضایع ہو گئے +

مسٹر جسٹس پیگاٹ صاحب جج ہائیکورٹ کلکتہ وسط مارچ میں پنشن لیں گے +

پریسیڈنٹ مڑنسوال نے شہنشاہ جرمن کے پیغام مبارکباد کے جواب میں تہ دل سے شکریہ ادا کیا +

نیز لکھا اس افواہ کی تردید کی کہ مسٹر سیسل روڈز مزید حملہ کیلئے فوج فراہم کرتے ہیں +

تازہ خبر آمدہ لنڈن ہے کہ جزیرہ فارموزا میں سخت بغاوت برپا ہوئی ہے +

دس ہزار مفسدوں نے چارشنبہ کو تند پیر حملہ کیا لیکن وہ منتشر کئے گئے +

یہہ بغاوت پھیلتی جاتی ہے معاملہ نازک ہے حکومت کا قایم رہنا مشکل نظر آتا ہے +

پریسیڈنٹ کروگر نے انگریزی قیدیوں کی رہائی منظور کی اس پر تمام برٹش قوم شکر گذار ہو رہی ہے +

تمام انگریزی اخبار پریسیڈنٹ کروگر کی سچی فیاضی و شجاعت کی تعریف میں رطب اللسان ہو رہے ہیں +

خاص حضور قیصرہ ہند نے شکر گذاری کا اظہار فرمایا اور کمال مسرت کا پیغام بھجوایا ہے +

کہتے ہیں کہ بوئروں نے جعلی پیغام بھیجکر ڈاکٹر جیمس کو بلوایا اور اُس کا ستیاناس کرایا ہے +

بوئروں نے ایکطرف ڈاکٹر جیمس کو دھوکہ دیا دوسری جانب انگریزی رعایا کو سبز باغ دکھایا تھا +



مضامین مفید المبتدین

بائبل کا تواریخی انڈکس

تیسرا زمانہ

ابرہام کی بلاہٹ سے بنی اسرائیل کے ملک کنعان میں داخل ہونے تک

قبل مسیح	حوالہ کلام الٰہی	مضمون
۱۹۲۰	پیدایش ۱۳ باب	لوط صدوم کے نزدیک رہنے کیلئے ابراہام سے جدا ہوتا ہے۔
۱۹۱۳	" ۱۴ باب	لوط کا کدرلاعمر سے رہائی حاصل کرنا لیکن پھر بھی صدوم کو ہی واپس جانا۔ ابراہام کی ملاقات ملک صدق سے۔
۱۹۱۰	" ۱۶ باب	اسمٰعیل پیدا ہوتا ہے۔
۱۸۹۷	" ۱۷ باب ۱۹/۲۱و۲۴	خدا ابراہام سے عہد کرتا ہے۔ اُس کا نام بدل دیتا ہے۔ اضحاق کا وعدہ دیتا ہے اور ختنہ اس عہد کی مہر مقرر کرتا ہے (رومی ۴/۱۱) صدوم و عمورہ برباد کئے گئے۔ مردہ سمندر آج تک اس کی یادگار ہے +
۱۸۹۶	" ۱۸ باب	خدا کا ابراہام کے ساتھ وعدہ کرنیکے ۲۵ برس بعد اضحاق پیدا ہوا +
۱۸۹۲	" ۲۱ باب ۹-۲۱ تک	ہاجرہ لونڈی اور اُس کا بیٹا اسمٰعیل نکالے گئے (گلتی ۴/۲۲-۳۰)
۱۸۷۱	" ۲۲ باب	خدا کا ابراہام اضحاق کو قربان کرنے کے لئے آزمانا۔

قبل مسیح	حوالہ کلام الٰہی	مضمون
۱۸۵۹	پیدایش ۲۳ باب	سارہ - ۱۲۷ برس کی عمر میں حبرون واقعہ ملک کنعان میں مر گئی۔
۱۸۴۶	" ۱۱ باب ۱۰و۱۱	نوح کا بیٹا سم مر گیا۔
۱۸۳۷	" ۲۵ باب ۲۴	عیساؤ اور یعقوب اپنے باپ اضحاق کی شادی کے ۲۰ برس بعد پیدا ہوئے۔
۱۸۲۱	" ۲۵ باب ۷و۸	ابراہام ۱۷۵ برس کا ہو کر مر گیا۔
۱۸۱۷	" ۱۱ باب ۱۷	عبر جو نوح سے پانچویں نسل میں تھا مر گیا اُس سے ابراہام اور اُس کی نسل عبرانی کہلائی (پیدایش ۱۴/۱۳)
۱۷۶۰	" ۲۸ باب ۱۰	یعقوب برکت پا کر مسوپتامیہ میں اپنے ماموں لابن کے گھر بھاگ گیا۔
۱۷۵۳ سے ۱۷۳۲ تک	پیدایش ۲۹ و ۳۰ و ۳۵ باب کی ۱۶-۱۷ آیتیں۔	یعقوب کے بارہ بیٹے پیدا ہوئے روبن ۱ شمعون ۲ - لیوی ۳ - یہوداہ ۴ - دان ۵ نفتالی ۶ - جد ۷ - آشر ۸ - اشکار ۹ - زبولون ۱۰ یوسف ۱۱ - بنیمین ۱۲ +
۱۷۲۹	" ۳۷ باب	یوسف جبکہ ۱۷ برس کا تھا بیچا گیا اور مصر میں پہنچایا گیا۔
۱۷۱۶	" ۳۵ باب ۲۸	اضحاق کا انتقال کرنا اور اُس کے بیٹوں یعقوب اور عیساؤ کا اُس کو دفن کرنا۔
۱۷۱۵	" ۴۱ باب ۴۵	یوسف فرعون کے دو خوابوں کی تعبیر کرتا ہے اور فرعون کو صلاح دیتا ہے اور مصر کا حاکم بن جاتا ہے۔
۱۷۰۶	" ۴۶ باب	قحط کے تیسرے سال یعقوب معہ اپنے کنبے کے مصر میں گیا اُس وقت اُس کی عمر ۱۳۰ برس کی تھی۔
۱۶۸۹	" ۴۸ و ۴۹ باب	یعقوب یوسف کے دو بیٹوں افرائیم

قبل مسیح	حوالہ کلام الٰہی	مضمون
	عبرانی ۱۱/۲۱ پیدایش ۵۰ باب ۷-۱۴	اور منسی کو اپنے بیٹے بناتا ہے اور اُنکو اور اپنے تمام بیٹوں کو برکت دیتا ہے اور یہوداہ کے خاندان سے مسیح کے آنے کی پیش گوئی کرتا ہے اور ۱۴۷ برس کی عمر میں انتقال کر جاتا ہے۔ وہ اپنی شان و شوکت کے ساتھ کنعان میں لے جا کر اپنے باپ کی قبر میں گاڑا گیا۔
۱۶۳۵	عبرانی ۱۱/۲۲	یوسف نے اپنی موت کے وقت اپنے بھائیوں سے اُنکے کنعان کے ملک کو لوٹ جانے کی بابت پیشینگوئی کی اور قسم لی کہ وہ اُس کی ہڈیاں اپنے ساتھ ملک مصر سے لیجائیں اور وہ ۱۱۰ برس کی عمر کا ہو کر مر گیا۔
۱۶۱۹	خروج ۶/۱۶	ہارون اور موسیٰ کا دادا لاوی مر گیا۔
۱۵۷۷	....	بنی اسرائیل کی غلامی شروع ہوتی ہے
۱۵۷۴	خروج ۶/۲۰	ہارون پیدا ہوا۔
۱۵۷۱	" ۲ باب	موسیٰ پیدا ہوا اور فرعون کی بیٹی نے اپنا بیٹا بنایا +
۱۵۳۱	....	موسیٰ کا مصر سے مدیان کو بھاگ جانا (عبرانی ۱۱ باب و اعمال ۷/۲۳)
۱۴۹۱	" ۳ سے ۱۴ باب تک	موسیٰ بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لیجانے کو حکم خدا سے پا کر مصر کو واپس آیا آفتیں مصریوں پر نازل ہوئیں۔ عید فسح مقرر کی گئی۔ بنی اسرائیل کا لال سمندر سے گذرنا اور ستون کی ہدایت کے بموجب بیابان میں داخل ہونا +

باقی آئندہ

شعر و سخن

غزل

گا رہی ہر کس کی شان میں آج یہہ خیل سما
بج رہے ہیں آج کیسے شادیانے جابجا

کون فاتح آرہا جس کی خوشی میں ۔ ہو رہی ۔
ہوشیانہ ہوشیانہ ہوشیانہ کی صدا

باغباں کی اس چمن میں آج آمد ہر کہیں
کہ گلستاں میں عجب ہر ہر شجر جلوہ نما

ہو رہا سرسبز باغ و دشت و صحرا ہر طرف
پھول لالہ بھی درخشاں چارسو ہر دشت کا

لگ رہی تھی آنکھ جس پر وہ نظارہ ہے یہی
تھی تمنا دل میں جس کی وہ زمانہ آگیا

منتظر تھے جس کے آدم نوح و موسٰی کلیم بھی
دیکھ لو اُس ماہ تاباں کا ستارہ ہے کھلا

تھا جو اونچا آسماں سے پست حالی میں رہا
شکل انساں میں ہے آیا مالک ارض و سما

جاکے مژدہ یہہ سنادو دختر صیحون کو ۔
فضل عیسٰی سے ہوئے ہیں دور سب رنج و عنا

قید عصیاں سے کیا آزاد عیسٰی نے ہمیں
نہ رہا ہے خوف شیطاں نہ ہے کھٹکا موت کا

ہو رہی تھی مضطرابی جو گناہوں کے سبب
تھا تڑپتا مرغ بسمل کی طرح صبح و مسا

جو نہ کرتا غمگساری تو مسیحا بیگماں ۔
اپنے بچنے کی نہیں تھی آس عارف مطلقا

اِشتہار

فتح گڈہ مشن سکول تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کے لئے ایک ایسے شادی شدہ بائبل ٹیچر کی ضرورت ہے جسکی بیوی بھی زنانہ سکول میں اُردو پرائمری تک تعلیم دیسکے ۔ تنخواہ کا فیصلہ خط و کتابت سے کریں +

المشتہر
(پادری) ۔ فتح مسیح

✻

نوٹس

ایک مسٹرن دہلی کے دیسی عیسائی لڑکیوں کے مدرسہ کے واسطے جو اچھی سلائی کرنا جانتی ہو درکار ہے +
درخواست روانہ ہونی چاہئے ۔ بنام
سکرٹری سینٹ سٹیفن مشن گرلس سکول دہلی +

✻

اِشتہار

میلہ نمایش اسپاں جلال آباد ضلع فیروزپور ۲۰ و ۲۱ اور ۲۲ جنوری ۹۶ء کو ہوگا ۔ لکھے والی ریلوے سٹیشن پر جو جلال آباد سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر ہے ۔ ۲۰ و ۲۱ جنوری ۹۶ء کی شام کو گاڑیاں موجود رہیں گی لہذا جو صاحبان افسران انگریز میلہ پر بکار سرکار تشریف لانے والے ہیں ۔ تاریخ آمد سے اطلاع بخشیں یہہ میلہ ضلع فیروزپور اور منٹگمری کی اضلاع کے اسپ مادگان کے لئے ہے علاوہ الثت ... کے جو گورنمنٹ کی طرف سے بموجب اشتہار مندرجہ گزٹ ہے ... روپیہ نواب صاحب کی طرف سے بھی اسپان اور سوٹی کو انعام دیا جاویگا +

المشتہر
متیا داس ۔ ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر فیروزپور

✻

لطیفہ

ایک شخص اپنے نوکر سے خفا ہو کر کہنے لگا کہ ہوشیار آدمی ایک کام کو جاتا ہے تو اُس کے متعلق دس کام کر کے آتا ہے ۔ یہہ کمبخت دس دفعہ ایک کام کو جاتا ہے اور اُسے پورا کر کے نہیں آتا ۔ اِس نصیحت ملامت آمیز کا اثر اُس پر ایسا ہوا کہ ایک روز آقا صاحب بیمار ہوئے ۔ نوکر کو دوا لینے بھیجا وہ ساتھ ہی کفن اور گورکن کو بھی لیتا آیا ۔ کہ کاش دوا سے شفا نہ ہوئی تو سامان ہر طرح کا لیس رہنا چاہئے +

✻

لودیانہ

ہفتہ زیر اشاعت میں بارش کی بڑی اُمید تھی کیونکہ ابر چہار طرف سے گھرا ہوا تھا اور خلق خدا باران رحمت کے لئے دست بدعا تھے ۔ کیونکہ صدہا مخلوق غلہ کی گرانی کی وجہ سے بھوکھے مرے جاتے ہیں ۔ اُمید ہے کہ خدا ان دل شکستوں کی دعا قبول کرے ۔ اور جلد باران رحمت برسائے ۔ بیماری کی شدت ہے +

تعداد پیدایش	تعداد اموات
مسلمان ۲۷ ہندو ۲۲	مسلمان ۲۳ ہندو ۲۲

ہفتہ گذشتہ سے پیدایش میں ۱۵ زیادہ ۔
ہفتہ گذشتہ سے اموات میں ۱۵ زیادہ ۔

پادری یو ۔ ایس ۔ جی ۔ جونس صاحب مینیجر نورافشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم داؤلی کے اہتمام سے چھپا +